جملہ حقوق بحق منیر العرفان محفوظ ہیں

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

الصراط السوی
فی
احوال المہدیؑ

مصنفہ
جناب فضائل و فواضل مآب مولانا مولوی سید محمد سبطین السرسوی اعلی اللہ مقامہ

ناشر: منیر العرفان بکڈپو ۳۵۔ ٹیڈ مسٹر روڈ۔ کرشن نگر۔ لاہور

ملنے کا پتہ
امامیہ کتب خانہ
اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

مذاہب باوجود کہ جن وانس پیغمبر کے آجانے کے جن کی پیشین گوئیاں انبیاء سلف سے سنتے آتے تھے ایک آنے والے کے منتظر ہیں۔ اور تمام مسلمان ظہور مہدی آخر الزمان کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہر انسان فطرۃً محسوس کر رہا ہے۔ کہ تکمیل فعلی و ظہور فعلی دین الٰہی کا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ نفس الامر میں واقع ہونا چاہیئے لہٰذا ایک دن ضرور آئے گا۔ جبکہ دین الٰہی کو تمام عوالم پر غلبہ تام حاصل ہو گا۔ اور تمام کرۂ زمین کے انسان ایک اور متحد اور متفق اور بھائی بھائی ہو کر مقصد تخلیق پورا ہو گا۔ اور تمام کرۂ زمین پر ایک قانون قدرت قائم ہو گا۔ اور قومی، ملکی اور رنگ و روپ کی خصوصیتیں و تمیزیں اٹھ جائیں گی۔ یوروپین و انڈین۔ انگلش و محمڈن وغیرہم سب ایک ہو جائیں گے۔ چنانچہ تشریحات آگے آتی ہیں۔

الحاصل معلوم ہوا۔ کہ نبوت آنحضرتؐ پر ختم ہو گئی۔ مگر امامت و ولایت و خلافت جو مقام ظہور سے باقی ہے۔ اور تا قیام قیامت رہے گی۔ اور یہ سلسلہ امامت ہرگز ذریت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ بنی ہاشم و عترت رسول و اہل بیت نبوت و رسالت سے خارج نہیں۔ یہ سلسلۂ ہدایت و پیشوائی کبھی ذریت انبیاء سے خارج ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ دوسرا جو دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔ ذریۃ بعضہا من بعض ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ خاص فضل الٰہی ہے۔ جس کو خدا دیتا ہے۔ اسی کو ملتا ہے۔ لوگوں کو اس کے حصول و عدم حصول میں دخل نہیں۔ ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لھم الخیرۃ۔ خدا جو چاہتا ہے خلق کرتا۔ اور جس کو چاہتا ہے کسی کام کے لئے اختیار و پسند کرتا ہے۔ و ھو فعال لما یرید۔ واللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ۔ وہی جانتا ہے کہ مقام نبوت و رسالت کہاں ہے اور کس جگہ قرار دیا ہے۔ امامت محل الٰہی ذریت ابراہیم عترت رسول و اہل بیت رسالت میں ہے۔ کون ہے جو تقاضائے الٰہی و محل خداوندی کو بدل دے۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔

فصل

معجزات امامت مطلقہ

مسلم جمیع اہل ملل و مذاہب ہے۔ کہ خداوند عالم حی و قیوم ہے۔ اور جملہ ممکنات اسی سے قائم و باقی ہے۔ اور حکماء و فلاسفر قائل ہیں۔ کہ بقاء و قیام جمیع ممکنات معیت قیومیہ واجب الوجود سے ہے۔ اور آیۂ مجیدہ وھو معکم اینما کنتم۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ جہاں کہیں اور جس حال میں ہو

ہیں مرتبہ وجہیں مقام میں ہوتا اسی پر دال ہے۔ اور وہ اصل وجہ ابد الحیات و مابہ قوام اشئے جس سے معیت
قیومیہ متحقق ہوتی ہے۔ اور اصل باطن کون ہے۔ اصطلاح قرآنی میں ملکوت شئے کہلاتی ہے۔ اور
کوئی شئے از موجودات عالم ملکوت سے خالی نہیں۔ جیسا کہ کوئی موجود معیت قیومیہ سے خارج نہیں
اور اسی واسطے ہر شئے از موجودات اسی ملکوت کے ذریعہ سے معرفت سبحہ رکھتی ہے۔ اور تسبیح و
تحمید بجا لاتی ہے۔ ان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم۔ بلا استثناء
ہر ایک شئے از موجودات عالم حمد الٰہی کی تسبیح کرتی ہے۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ یسبح للہ
ما فی السموات والارض۔ جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتا ہے۔ اور
آنحضرت فرماتے ہیں۔ لکل ذرۃ لسان ملکوتی ناطق بالتسبیح۔ ہر ایک ذرہ ذرات عالم
سے ایک زبان ملکوتی رکھتا ہے جو تسبیح الٰہی میں گویا ہے۔ تفصیل کشف الاسرار میں دیکھو۔ اور یہ بھی
مسلم ہے۔ کہ موجودات حسب تاکد وجود اختلافات رکھتی ہیں۔ جس کو وجود سے تعلق معیت قیومیہ
زیادہ ہے۔ وجود اس کا اکد و اقوٰے ہے۔ اور ملکوت اس کا اقوٰے و اکمل ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تعلق
معیت قیومیہ سب سے زیادہ اس موجود اول و مصنوع ازل سے ہے۔ جو مبدء فیاض سے تقرب
منزلتی سب سے زیادہ رکھتا ہے۔ اور اس کے اور خالق کے درمیان کوئی غیر واسطہ نہیں ہے
اور فوق جمیع ممکنات اول مظہر کمالات جلالیہ و جمالیہ الٰہیہ محیط بر مکان و زمان ہے۔ پس ملکوت اس کا
ملکوت عوالم امکانیہ سے اقوٰے و اکمل ہے۔ جملہ ملکوت اس کے تحت اور وہ فوق جمیع ملکوت اشیاء
ممکنہ ہے۔ ولذا قال تبارک و تعالیٰ و بیدہ ملکوت کل شیء۔ ملکوت کل اشیاء دست قدرت
الٰہی میں ہے۔ اور تصریح ید قدرت و تشریح مظہریت تامہ میں فرمایا۔ ان الذین یبایعونک یبایعون
اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ اے ہمارے حبیب جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں
اور تمہارے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ وہ دراصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ اور خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ
کے اوپر ہوتا ہے۔ یعنی اے حبیب تو دست خدا اور مظہر قدرت الٰہی ہے۔ اور جب دست محمدی
دست خدائی ہے۔ تو اس کا کام عین خدا کا کام ہے۔ لہذا فرمایا۔ و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ
رمی۔ اے حبیب ہمارے تم نے خاک نہیں پھینکی جب کہ تم نے ہی پھینکی تھی۔ لیکن دراصل ہم نے
پھینکی تھی یعنی تمہارا ہاتھ دست خدائی ہے۔ اور اس سے جو ظاہر ہوا ہے وہ مصدر فیاض سے
صادر ہوا ہے۔ اور تم اس کے مظہر ہو۔
ثابت ہوا۔ کہ مظہر کمالات جمالیہ و جلالیہ الٰہیہ وجود محمدی ہے۔ اور دست محمدی دست خدائی و

یداللہ الٰہی ہے۔ اور اسی طرح چشم محمدی عین اللہ۔ ولذا قال: فسیری اللہ عملکم و رسولہ۔ خدا
تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول۔ "والمومنون" اور مومنین خاص۔ رویت کا مکرر ذکر نہیں
دیری ایک ہی ہے۔ رویت محمدی رویت خداوندی۔ بقربت الٰہی نورانی ربانی ہے۔ اور عرش
اس کے احاطہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا بالذات رائی اعمال و شہید ہے اور پیغمبر اور اس کے اوصیاء مومنین بالعرض
رکھا مرد کرے۔ پس ملکوت محمدی فوق ملکوت جمیع اشیاء ہے۔ اور سب اس کے تحت ہیں۔ ملکوت
آسمان و زمین و ملکوت زمین۔ ملکوت جن۔ ملکوت انس۔ ملکوت عقل و ملکوت ملک۔ ملکوت نار۔ ملکوت ما
ملکوت تراب۔ ملکوت ہوا۔ اور یہ مسلمہ اہل عقل ہے کہ کوئی شئے ما تحت ما فوق پر احاطہ
اور اس پر موثر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ما فوق غالب ہوتا ہے ما تحت پر۔ اور اس میں موثر و اس پر متصرف۔
پس کرہ ہوائی و ناری وغیرہ افلاک سب تحت ملکوت محمدی ہیں۔ ملائکہ در تحت ملکوت محمدی ہیں۔
انوار تحت نور محمدی ہیں۔ اور نور محمدی مرکز عالم انوار و ام الارواح ہے۔ اور اس لئے کوئی شئے اس کے
تصرف و تاثیر کا حاجب و مانع نہیں ہو سکتی۔ وہ جس وقت بحکم الٰہی باذن خداوندی ارادہ کرے چشم زدن
سے پہلے عرش سے فرش تک جا اور آ سکتا ہے۔ اور وہاں پہنچ سکتا ہے جہاں کسی کو دخل نہیں۔ اور
مقام اس کا مقام عرش الٰہی ہے۔ کیونکہ روح اس کی اس مقام سے اور مرکز اس کا مرکز انوار۔ اور
ہر ایک شئے اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور فوق مرکز نہیں جا سکتی۔ اگر مقام محمدی فوق
سدرۃ المنتہیٰ نہ ہوتا۔ تو جسم محمدی کبھی وہاں نہ پہنچ سکتا۔ اور نور محمدی فوق جمیع انوار نہ ہوتا۔ تو تمام
عالم انوار کو طے نہ کر سکتا۔ اور چشم بصری معائنہ نہ کر سکتا۔ اور اگر ملکوت محمدی فوق ملکوت جمیع ممکنات
نہ ہوتا۔ قرای عرض و دران کرات سے نہ گذر سکتا۔ اور ملکوت محمدی قاہر و غالب بر ملکوت آب و آتش
و ہوا نہ ہوتا۔ بلکہ مرکز ملکوت عناصر و مواد و ارواح و نفوس نہ ہوتا۔ تو عناصر کے اثرات سے محفوظ
نہ رہ سکتا۔ قال الصادق پہلا وہ شخص جس نے روز الست بلیٰ کہا ہے سب سے سبقت کی۔
وہ رسول اللہ ہیں۔ وذالک انہ کان اقرب الخلق الی اللہ تعالیٰ اور اس لئے کہ وہ خدا کے سب سے
مقرب بندے اور سب سے اقرب الی اللہ تھے۔ اور اس مقام میں تھے۔ کہ جب معراج کو گئے۔ تو ندا آئی
اے محمد بڑھو۔ تم نے اس مقام پر قدم رکھا ہے۔ جہاں اس سے پہلے نہ کوئی ملک مقرب پہنچا۔ اور نہ
نبی مرسل۔ ولو لا ان روحہ و نفسہ کانت من ذالک المکان لما قدر ان یبلغہ۔ اور اگر
آپ کی روح اور آپ کا نفس اس مقام سے نہ ہوتے۔ تو ہرگز وہاں تک نہ پہنچ سکتے پس وہ قرب الٰہی میں اس
درجہ پہنچے ہوئے تھے جس کی بابت خدا فرماتا ہے۔ فکان قاب قوسین او ادنی ای بل ادنی

اُنظُر اِلیٰ کَفّی فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُولُ فِیْہِ تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَیَقُولُ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَنَحْنُ الَّذِیْنَ اصْطَفَانَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ شَانُہٗ وَاَوْرَثَنَا ھٰذَا الْکِتٰبَ فِیْہِ تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ یعنی مجھ کو رسول اللہ نے وہ بتایا کہ میں عالم تھا کتاب اللہ کا۔ اور اس میں ابتداء خلقت سے قیامت تک کا حال ہے۔ اور اس میں زمین و آسمان و جنت و دوزخ کی خبر ہے۔ اور کل گذشتہ و آئندہ کا علم۔ اور میں ان جملہ باتوں کو اس طرح جانتا ہوں۔ جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کی طرف دیکھتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کتاب میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ اور وہ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے وارث بنایا ہے کتاب کا اپنے مصطفیٰ و برگزیدہ بندوں کو۔ اور وہ مصطفیٰ ہم ہی ہیں۔ اور خدا نے ہمیں ہی اس کتاب کا وارث بنایا ہے۔ جس میں ہر شے کا بیان ہے یعنی ہر بات ہے۔ کہ آپ آنحضرتؐ کی چوتھی پشت میں ہیں۔ مگر فرماتے ہیں۔ کہ مجھ کو رسول خدا نے بتایا ہے۔ اور جس وقت سے بتایا ہے اُسی وقت سے عالم کتاب ہوں۔ تو اس سے مطلب یہی ہے۔ کہ میں جزو نور محمدی ہوں۔ اور جب سے میرا نور آنحضرتؐ سے جدا ہوا ہے۔ اسی وقت سے عالم کتاب اللہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات پیدا ہوتے ہی شکم مادر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی کتب ادیان سناتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں حالات علیؑ ابن ابی طالبؑ و حضرت حجتؑ وغیرہما۔ کیونکہ نورانیت روحانی رہبانی ان کی متحد ہے نور محمدی سے اور یہ سب ایک ہی اصل سے ہیں اور سب کی ایک ہی حقیقت۔ لہٰذا ارشاد صلوات اللہ علیہم اوّلنا محمد و اوسطنا محمد و آخرنا محمد وکلنا محمدؐ ہمارا پہلا بھی محمد ہے۔ بیچ کا بھی محمد اور آخری بھی محمد اور ہم سب کے سب محمد ہیں۔ چنانچہ اس کی پوری تشریح بحث اہل البیتؑ میں معلوم ہوگی۔ صادق آل محمد جعفر بن محمدؑ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو ائمہ اہل بیت نبی سے واضح کیا۔ اور انہی سے باطن و اسرار چشمہائے علوم نبوی کو روشن کیا۔ جو ان کو بحق معرفت پہچانے۔ وہ ایمان کی حلاوت پائے گا اور اسلام کی خوبی دیکھے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو اپنی خلق کے لئے نشان ہدایت بنایا ہے۔ اور اپنی زمین پر حجت قرار دیا ہے۔ اور اس کو تاج وقار پہنایا ہے۔ اور اس کو نور جبار سے ڈھانپا ہے۔ جو ہمیشہ ایسے سبب آسمانی سے برقرار رہتا ہے۔ جس کے ذریعے کو کبھی انقطاع نہیں۔ اور فیض الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا مگر اسی کے اسباب کے ذریعہ سے اور معرفت بندگان کو خدا قبول نہیں کرتا۔ مگر معرفت امام کے ذریعہ سے۔ کیونکہ وہی عالم وحی الٰہی اور سنن نبوی و حوادث زمانہ کے مشتبہات و مشکوکات و معموں اور چیستانوں اور ان کے اسرار و غوامض کا جاننے والا ہے۔ پس ہمیشہ اللہ انتخاب کرتا رہا ہے ان کو اولاد حسینؑ سے۔ ہر ایک

اور حافظ و مستحفظ دین ہوں۔ میں شب تاریک میں قطب ہدایت ہوں اور علوم و معارف سے پُر بیت معمور
ربانی ہوں۔ حل و جوہ حجابات رفتہ ہوں اور تاریکیوں کی روشنی ہوں۔ بحار ضلالت سے نجات
دینے والی کشتی ہوں۔ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوَى اور میں ہی پیشواؤں
کا پیشوا اور مخلوق کی حجت ہوں۔ میں ہی صدر نشین عالم خلق اور تحقیق کنندہ حقائق عالم ہوں۔ میں تاویل
کتب سماوی کو جاننے والا اور انجیل کا مفسر ہوں۔ میں خامس اصحاب کساء ان اہل بیت نبوی سے
ہوں جن کی شان میں آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے۔ میں بیان روشن سورۂ نساء ہوں۔ میں ہی اصل الفت
ہوں جس کا ذکر سورۂ والیات میں ہے۔ اور میں ہی ان مردوں میں سے ہوں۔ جو روز قیامت اعراف
پر کھڑے ہوں گے۔ اور دوست و دشمن اور مجرم و مخلص کی شناخت کریں گے۔ وعلی الاعراف رجال
يعرفون كلا بسيماهم۔ میں سر ابراہیم اور لقمان حکیم ہوں۔ میرا باپ ابراہیم اور اولاد کے حکیم
میرا گھر ولایت تھا۔ میں ہی ولی اولیاء اور وارث انبیاء ہوں۔ میں ہی وہ دریا ہوں جس کا بیان
زبور میں مذکور ہے۔ اور میں ہی وہ پروردگار غفور و رحیم اور اس کا مظہر ہوں۔ میں برگزیدہ خداوند جلیل
اور ایلیا انجیل ہوں۔ انجیل میں ایلیا کہلاتا ہوں اور قرآن میں علیؑ۔ میں زبردست قرآن والا ہوں۔
اور حامل رایت محمدی و لواء محمد ہوں۔ میں ساقی کوثر اور امام محشر ہوں۔ مجھ سے لوگوں کا حشر ہوگا۔
یوم ندعوا کل اناس بامامهم۔ میں ہی قاسم جنت اور روشن کنندہ آتش ہوں۔ دوستوں کو
بہشت میں پہنچاؤں گا اور دشمنوں کو آگ میں جلاؤں گا۔ میں سردار دین اور امام متقین ہوں۔ میں مددگاروں کا
مددگار اور ہلاک کنندہ کفار ہوں۔ اور میں ہی پدر ائمہ طاہرین و معصومین و صالحین ہوں۔ میں باب خیبر کو
اکھاڑنے والا اور لشکروں کو شکست دینے والا ہوں۔ میں گوہر گراں بہائے امامت اور باب مدینہ
نبوت و رسالت ہوں۔ میں مفسر آیات بینات اور مبین مشکلات ہوں۔ میں معدوم نون والقلم
اور شمع ہدایت خلق ہوں۔ اور میں ہی مراد و مقصود منی نصر اللہ مجسمہ نصرت خدا مظہر العجائب ہوں۔ جو نصرت
الابیلہ سیرا انصرت محمدا اجهرا۔ میری ہی شان میں ہل اتیٰ آیا ہے۔ اور میں ہی مراد
نبأ عظیم اور صراط مستقیم ہوں۔ کاهدنا الصراط المستقیم۔ میں گوہر صدف امامت و ولایت
و خلافت اور کرہ محیط علم و ہدایت ہوں۔ میں مادر حروف کتاب تکوین اور نور اشباح و اجسام ہوں۔ میں
مستحکم کرہ ہدایت و درخشان جنت ہوں۔ میں اسرار غیب الٰہی کی کنجی اور قلوب مومنین کو نورانی کرنے والی
شمع ہوں۔ میں نور حیات ارواح اور روح و باطن اجسام و اشباح ہوں۔ میں فارس کرار غیر فرار
اور نصرت انصار ہوں۔ میں سیف مسلول الٰہی اور شہید مقتول ہوں۔ میں جمع کنندہ قرآن اور تفسیر و تبیان

بیان ہوں۔ الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان میں مقصود از بیان میں ہی
ہوں۔ میں برادر رسول اور زوج بتول ہوں۔ میں رکن وجود الاسلام اور بت شکن ہوں۔ میں صاحب اذن
اور مصداق تعیھا اذن واعیہ اور قاتل جن ہوں۔ میں صالح المؤمنین اور امام المتقین ہوں۔ میں خیر ثرائے
ارباب فتوت ہوں اور کنز اسرار نبوت۔ میں مطلع ہوں اخبار اوّلین پر اور خبر دینے والا ہوں وقائع آخرین
کی۔ میں تکبیروں کا قطب اور دستوں کا دوست ہوں۔ میں مہدی دوران اور عیسیٰ زمان ہوں۔ واللہ
میں وجہ خدا ہوں۔ واللہ میں شیر خدا ہوں۔ میں سردار عرب ہوں۔ میں سختیوں کا دور کرنے والا اور
حلال مشکلات ہوں۔ میں ہی وہ ہوں جس کی شان میں لا فتیٰ الا علی لا سیف الا
ذوالفقار آیا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس کی شان میں رسول اللہ نے انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسیٰ فرمایا ہے۔ اور ہارون امت قائم مقام رسول میں ہی ہوں۔ میں لیث
بنی غالب اور علی ابن ابی طالب ہوں ...... پھر فرمایا۔ پوچھو مجھ سے آسمان کے راستوں
کو کیونکہ میں ان کا زمین کے راستوں سے زیادہ عالم ہوں۔ پوچھو مجھ سے قبل اسکے کہ مجھے
پاؤ کیونکہ میرے سینے میں مثل کار زخار علوم کثیرہ ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اس میں حضرتؑ نے مقام ولایت میں مظہر العجائب و مظہر الغرائب ہونے کا تفصیلاً مسئلہ
اظہار فرمایا ہے۔ اور یہی نصرت ولایتی باطنی روحانی تھا۔ جس کے ذریعہ سے ہر زمانے میں ہر ایک نبی
کی نصرت فرماتے رہے۔ حضرت نوحؑ کی نصرت فرمائی۔ حضرت ابراہیمؑ کی نصرت فرمائی۔ حضرت موسیٰؑ
کی نصرت فرمائی۔ دربار فرعون میں مسلح شہسوار کی صورت میں نمایاں ہوئے۔ سلمان فارسیؓ کو
شیر سے بچایا۔ اور جناب رسول خاتم المرسلینؐ کی نصرت ظاہر بظاہر اور کھلم کھلا فرمائی۔ نصرت مع الانبیاء
سرا و نصرت محمدا جہرا۔ فرض آپ اوّل مظہر ولایت کے وارث و قائم مقام تیسرے ولی اقدس ہیں۔
تمام علوم و کمالات نبوی کے وارث ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے لئے نبوت نہیں ہے۔ اور ولایت
ہے۔ اور مقام ولایت مقام نصرت ہے نہ مقام تبلیغ۔ اور نیز باب مدینہ نبوت ہیں نہ شہر نبوت
اور باب مقام ظہور ہے۔ اس لئے اظہار عجائبات و حل مشکلات اور عالم میں تصرفات اس مظہر العجائب
کی ذات سے مخصوص ہیں۔ اور مہدی آخر الزمانؑ وارث علوم انبیاء و کمالات، خزانہ آخر الاوصیاء
ہیں۔ اور وقت آپ کا وقت ظہور ہوگا۔ اس لئے ان سے وہ خوارق عادات معجزات ظاہر
ہوں گے۔ جو کسی سے نہیں ہوئے۔ ہر شے قوت سے فعل میں آجائے گی۔ اور جو کچھ کمون و بطون
عالم میں ہے۔ ظاہر ہوگا۔ اور جو کمالات و تصرفات ولایتی و امامتی و خلافتی اب تک ظاہر نہیں۔

ہوئے ہیں آشکار ہو جائیں گے۔ اور نور محمدی اس دن فعلاً درجۂ ظہور و بروز کو پہنچے گا۔ اللہم عجل فرجہ وسہل مخرجہ

غرض مہدی آخر الزمان فرزند نبی و ولی اور وارث جمیع علوم نبوت و امامت آخر الائمہ و خاتم الاوصیا ہیں۔ اور حضرت ہی کا زمانہ زمانہ ظہور کہلاتا ہے۔ جتنی آیات الٰہی کہ کنوز غیب میں ہیں اس وقت تمام ظاہر ہوں گی۔ جو کچھ تمام انبیاء سابقین و اولیاء ماضیین سے ظاہر ہوا ہے سب تنہا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور ہر ایک اعجاز دکھلائیں گے۔ کیونکہ اس دن نور محمدی کے ظہور کامل کا وقت ہے۔ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ اس وقت ایک مردہ نہیں ہزاروں مردے زندہ ہو جائیں گے ایک نہیں کتنے ہی لشکر پیادہ و سوار کوٹھے کریں گے۔ ایک نہیں سیکڑوں اصحاب مہدی ہوا کے راستے جائیں گے اور حاضر خدمت ہوں گے۔ تنہا نہیں مع اصحاب دوسرے کروں اور معراج پر تشریف لے جائیں گے۔ در و دیوار نہیں روئے زمین آپ کے نور سے روشن ہو جائے گی واشرقت الارض بنور ربہا عرب نہیں تمام دنیا مسلمان اور بھائی بھائی بن جائیں گے۔ ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون۔ اللہم عجل فرجہ

پس مہدی موجود وہ ہے جو جملہ انبیاء و اوصیاء کے اوصاف و کمالات و معجزات و کرامات کا وارث و مالک اور ان کا مظہر تام اور سب کا آخری مصداق ہے۔ جو کچھ اس سے ظاہر ہوگا۔ وہ نہ کسی نبی سے ظاہر ہوا اور نہ کسی وصی سے۔

فصل

مقام و مرتبۂ امامتِ مطلقہ

اس بیان مختصر سے معلوم ہو گیا کہ امامت کیسا عظیم الشان مرتبہ و مقام ہے۔ اور خدا ہی کو معلوم ہے اس کی کیا قدر و منزلت ہے۔ کون ہے جو اس کا اندازہ کر سکے یا اس کی حد پر مطلع ہو سکے وہ جانتے ہیں جنہیں دیا گیا یا وہ جانتے ہیں جن کو دیا گیا۔ اہل البیت ابصر بما فی البیت۔ گھر کا حال گھر ہی والے